Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳
رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱
مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا
روزنامہ
خطبہ نمبر ۱
فی پرچہ ۱ آنہ

المصلح

جمعۃ
۱۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۳ھ
ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۲۲ صلح ھش ۱۳۳۳ | ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶

ہندوستان کی نگران فوج نے کوریا کے جنگی قیدیوں کو اقوام متحدہ کی کمان کے حوالے کرنے کا کام مکمل کر لیا

پنمن جوم ۲۱ جنوری۔ کوریا میں ہندوستانی نگران فوج نے ۲۲ ہزار مخالف کمیونسٹ قیدیوں کو اقوام متحدہ کی کمان کے حوالے کرنے کا کام مکمل کر لیا ہے۔ یہ کام ہندوستانی فوج کو سترہ گھنٹے لگے۔ کل ڈیڑھ بجے بھارتی نگران فوج نے قیدیوں کا آخری دستہ اقوام متحدہ کے حوالے کر دیا۔ یہ کام بغیر کسی خطرناک حادثہ کے مکمل ہو گیا۔ حالانکہ کمیونسٹوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ بعض قیدیوں کو خود بزور دستی اپنے کیمپوں میں لے جایا جائے ۲۲ ہزار ۲۹ قیدیوں میں سے صرف ۳۵۰ چینیوں اور ۳۲ شمالی کوریا کے قیدیوں نے اپنے علاقہ میں یا غیر جانبدار ملکوں میں جانے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ تقریباً ۱۴ ہزار چینی فوراً انچون روانہ کر دیئے گئے۔ جہاں انہیں امریکی جہازوں میں سوار کرا کے فارموسا لے جایا جائے گا۔ دریں اثنا کوریا میں بھارتی کمان نے کمیونسٹوں کو بتایا ہے۔ کہ وہ ان کے احتجاج کے باوجود ہفتہ کے روز بارہ بجے دوپہر کمیونسٹوں کے حامی قیدیوں کی نگرانی ترک کر دے گی۔ کمیونسٹوں کو بتلا دیا گیا ہے۔ کہ بھارتی فوج ان قیدیوں کے متعلق اب کوئی ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اب یہ کمیونسٹوں کا کام ہے کہ وہ ان کو اپنی سرحدوں میں لے جائیں یا نہ لے۔

جبل الطارق کی موجودہ حیثیت میں تبدیلی نہیں کی جائیگی

لنڈن ۲۰ جنوری۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے کہا ہے کہ جبل الطارق کی موجودہ حیثیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ اور اس بارہ میں برطانیہ کسی طاقت کا دباؤ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔

جھمپیر کے قریب پشاور جانیوالی گاڑی کے ایک ڈبے سے پاکستان میل کی خوفناک ٹکر

وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں جو اسی گاڑی میں سفر کر رہے تھے بفضل تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں

کراچی ۲۱ جنوری۔ آج صبح ۵ بجے لاہور سے کراچی آنیوالی پاکستان میل کو کراچی سے ۷۵ میل دور جھمپیر کے قریب ایک حادثہ پیش آیا۔ اس حادثہ میں میل کی پشاور لے جانے والی گاڑی کے ایک ڈبے سے ٹکر ہوئی۔ اس سے پہلے یہ گاڑی پٹڑی پر سے اتر گئی تھی۔ آج دوپہر تک موصول شدہ اطلاع کے مطابق گاڑی کے پہلے چھ ڈبوں کو حادثہ پیش آیا ہے۔ ان میں سے دو ڈبے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ اور چار میں آگ لگ گئی ہے۔ امدادی گاڑیاں اور ریلوے کے اعلیٰ حکام فوراً موقعہ واردات پر پہنچ گئے ہیں۔ وزیر خارجہ پاکستان آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں بھی اسی گاڑی سے کراچی آ رہے تھے آپ کے سیلون کو بفضلہ تعالیٰ کوئی نقصان نہیں پہنچا اور آپ بالکل بخیر و عافیت ہیں۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کتنے آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ کیونکہ تار اور ٹیلیفون وغیرہ کا سلسلہ کام نہیں کر رہا۔

اگر ہسپانوی مراکش کو فرانس کے زیر حفاظت علاقہ سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی گئی تو فرانس سپین کے خلاف سخت کارروائی کریگا

حکومت فرانس کی حکومت سپین کو دھمکی

پیرس ۲۱ جنوری۔ حکومت سپین نے مراکش میں اپنے زیر حفاظت علاقہ کو داخلی خود مختاری دینے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ حکومت فرانس نے اس کے خلاف برہمی کا اظہار کرتے ہوئے سپین کو دھمکی دی ہے۔ کہ اگر ہسپانوی مراکش کو فرانس کے زیر حفاظت علاقے سے الگ کرنے کی کوشش کی گئی تو فرانس سپین کے خلاف شدید کارروائی کرے گا معلوم ہوا ہے کہ ہسپانوی اور فرانسیسی مراکش کی مشترکہ سرحد پر فرانسیسی فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہو گئی ہے۔ الجیریا کے قریب راس الکبیر بندرگاہ میں فرانسیسی طیارہ بردار اور تباہ کن جنگی جہازوں کا دستہ بھی پہنچ گیا ہے۔ فرانس نے یہ قدم ان اطلاعات کی بنا پر اٹھایا ہے کہ ہسپانوی مراکش کے ہسپانوی افسروں نے اس علاقہ میں خلیفہ مولائی حسن کی متوازی حکومت قائم کرنے کی سازش کی ہے۔ فرانس نے گزشتہ شب یہ انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر سپین نے رباط کے سلطان مولائی عرفہ کے مقابلہ میں جسے فرانس کی حمایت حاصل ہے کسی مخالف حکمران کو برسر اقتدار لانے کی کوشش کی تو اس کے خلاف شدید کارروائی کی جائے گی فرانسیسی افسروں نے بتایا ہے کہ ہسپانوی مراکش کے مقامی افسر حکومت اسپین کی حمایت سے ایک منصوبہ تیار کر رہے ہیں۔ جس کا مقصد مراکش کو دو ٹکڑوں میں بانٹ کر دو مخالف سلطانوں کی حکومت قائم کرنا ہے۔ جو الجیریا فرانس اور سپین کے معاہدہ ۱۹۱۲ء کی صریح خلاف ورزی ہے۔ ان افسروں نے مزید کہا ہے کہ مراکش کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی ہر کوشش کا فرانس پوری قوت سے مقابلہ کرے گا۔ لیکن یہ نہیں بتایا کہ مجوزہ منصوبے کو ناکام بنانے کے لئے فرانس کس حد تک کارروائی کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اس سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے فرانسیسی وزیر خارجہ نے ہسپانوی سفیر مقیم پیرس کو بلایا تھا لیکن سرکاری طور پر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ ان کے درمیان کس قسم کی بات چیت ہوئی۔ فرانسیسی ماہرین قانون نے دعویٰ کیا ہے کہ مراکش کے زیر حفاظت علاقہ میں فرانس کو پورا پورا سیاسی اختیار ہے اور سپین کو صرف انتظامی اختیارات حاصل ہیں۔ مراکش میں فرانسیسی فوجوں کو تیار رہنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ اور ان کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

واشنگٹن ۲۱ جنوری۔ امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ اگر برلن کانفرنس میں روس نے مصالحانہ اور تعمیری رویہ اختیار کیا تو اسے مغربی طاقتوں کا تعاون حاصل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ برلن کانفرنس ایک تاریخی کانفرنس ہوگی بشرطیکہ اس میں روس نے مغربی طاقتوں کے درمیان نفاق ڈالنے کی پالیسی ترک کر دی

جرمن ریڈ کراس کا وفد کوریا جاتے ہوئے کراچی سے گزرا

کراچی ۲۱ جنوری۔ جرمن ریڈ کراس کا ایک وفد کوریا جاتے ہوئے گزشتہ پیر کے روز کراچی سے گزرا۔ پاکستان ریڈ کراس کی ایک جماعت نے مسٹر صفدر علی خان جنرل سیکرٹری کی قیادت میں ہوائی اڈے پر اراکین وفد کا استقبال کیا۔ علاوہ ازیں جرمن سفارت خانے کے افسران بھی انکو خوش آمدید کہنے کے لئے ہوائی اڈے پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہیڈ کوارٹرز پر پاکستان ریڈ کراس کی طرف سے اراکین وفد کی چائے سے تواضع کی گئی۔

آل انڈیا کانگریس کی مجلس عاملہ نے پاکستان کے لئے مجوزہ امریکی امداد کے خلاف قرارداد منظور کر لی

کلیان ۲۱ جنوری۔ آل انڈیا نیشنل کانگریس کی مجلس عاملہ نے کل پنڈت نہرو کی صدارت میں پاکستان کے لئے مجوزہ امریکی امداد کے خلاف ایک قرارداد کا مسودہ منظور کر لیا۔ جو آج آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس قرارداد میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ انڈین نیشنل کانگریس کو پوری امید ہے کہ امریکہ کوئی ایسا فیصلہ نہیں کریگا جس سے ایشیا کی تاریخ کا رخ پلٹ جائے اور شک اور ڈر پیدا ہو جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ کانگریس پاکستان کے عوام کے لئے دوستی کے جذبات رکھتی ہے۔ اور دونوں ملکوں میں باہمی تعاون چاہتی ہے۔ اور پاکستان کی پرامن ترقی کا خیر مقدم کرتی ہے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ پاکستان کے لئے مجوزہ امریکی امداد کی وجہ سے جو نازک صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اس کی رو سے بھارت میں قومی اتحاد ضروری ہے۔ اور امید ہے کہ بھارت کے لوگ متحدہ محاذ قائم کریں گے۔ بھارت ہتھیار بندی کے ذریعہ نہیں بلکہ اتحاد اور اقتصادی ترقی سے ہی مضبوط ہو سکتا ہے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ کانگریس یہ توقع کرتی ہے۔ کہ امریکہ جس نے امن و آزادی کے لئے جنگ کی ہے ایشیا کے امن کو تہ و بالا نہیں کریگا۔ کل کانگریس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پنڈت نہرو کے نام پاکستان کے وزیر اعظم کا وہ خط بھی زیر بحث آیا جس میں دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ پاکستان کے لئے مجوزہ امریکی امداد پر زیادہ دیر بحث ہوئی۔ مجلس عاملہ نے ایک اور قرارداد بھارت کی خارجہ پالیسی کے متعلق منظور کی۔ جس میں یہ کہا گیا کہ دنیا میں ایسے بڑے اور طاقتور ملک ہیں جو اپنا علاقہ بڑھانے کی خواہش کے ہاتھوں مجبور ہو جاتے ہیں کہ دوسرے ممالک کو اپنے اثر و رسوخ میں لائیں۔ بھارت اسلحہ بندی میں ان کا مقابلہ نہیں کرنا چاہتا نہ وہ ایسا کر سکتا ہے لیکن اگر بھارت کو اپنی خواہش کے خلاف کلام کرنے پر مجبور کیا گیا یا پھر حملہ کیا گیا تو وہ مقابلہ کرے گا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرٹی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح بیگز ین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۲ صلح ۱۳۲۳ھش

ضمانتِ رزق

اس سے قبل ہم نے المصلح میں اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کر کے اپنے خواہشات کے دائرے کو وسیع کرنا فی زمانہ اس قدر عام ہے کہ اسے چنداں قابلِ اعتراض نہیں ٹھہرایا جاتا۔ حالانکہ اپنی شدت اور وسعت کے باعث یہی چیز سماجی نظام کو بگاڑنے اور بین الاقوامی امن کو برباد کرنے کا موجب بنی ہوئی ہے۔ اس ضمن میں ہم نے قرآن مجید کی بعض آیات بھی پیش کی تھیں۔ جن میں ناجائز ذرائع سے ایک دوسرے کے مال پر قبضہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بھی قرآن کریم میں مال حرام سے بچنے کی تلقین آتی ہے وہاں ساتھ ہی یہ تاکید بھی ضرور رہتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا تقوےٰ اختیار کرو۔ چنانچہ جہاں یہ فرمایا کہ لا یستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث (المائدہ رکوع ۱۳) یعنے ناپاک چیزوں کی کثرت خواہ تمہیں کتنی ہی اچھی کیوں نہ معلوم ہو۔ یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ ناپاک اور طیب چیزیں برابر نہیں ہو سکتیں۔ وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا فاتقوا اللہ یا اولی الالباب لعلکم تفلحون یعنے اے عقلمندو اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

پس اسلام کے نزدیک اصل فلاح مال حاصل کرنے میں نہیں بلکہ تقوےٰ اختیار کرنے میں ہے۔ کیونکہ (جیسا کہ پہلے واضح کیا جا چکا ہے) دنیا میں مال کا حصول بسا اوقات فساد و بدامنی کا موجب بن جاتا ہے۔ لیکن جب تقوےٰ کو لازم سمجھتے ہوئے رزقِ حلال پر اکتفا کیا جائے تو پھر سلامت روی کے باعث نہ امن برباد ہوتا ہے۔ اور نہ ہی متقی کسی اعتبار سے خسارے میں رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کا کلام اس بات پر گواہ ہے کہ جب کوئی شخص صحیح معنوں میں تقوےٰ اختیار کرتے ہوئے مال حرام سے بچتا اور رزقِ حلال پر اکتفا کو اپنا شعار بناتا ہے تو اللہ تعالےٰ ایسے متقی شخص کو اپنے فضل سے وہ تمام آسانیاں رزقِ حلال کے حصول میں عطا فرماتا ہے کہ جو آج کل ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے والے حریص کے مدنظر ہوتی ہیں۔

لوگ اسی طرح دولت کمانے میں ناجائز ذرائع اختیار کرنے پر اتر آتے ہیں کہ تا انہیں کشائش رزق میسر آئے۔ اور کسی اعتبار سے بھی تنگ دستی کا سامنا نہ کرنا پڑے گویا محض اپنے نفس کے آرام کی خاطر وہ بدامنی پھیلانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے۔ اس کے بالمقابل اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص بھی تقوےٰ اختیار کرے گا۔ اور ناجائز ذرائع کو جائز قرار دے کر اپنی نفسانی خواہشات کو پھیلانے اور وسیع کرنے کا مرتکب نہیں ہوگا۔ اسے ہم ایسی برکت عطا کریں گے۔ اور ایسے ذرائع سے اسے رزق پہنچائیں گے۔ کہ جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوں گے۔ چنانچہ واضح الفاظ میں اس کا یہ وعدہ کتاب اللہ میں درج ہے کہ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً ویرزقہ من حیث لا یحتسب (سورہ طلاق رکوع ۱) یعنے جو بھی تقوےٰ اختیار کرے گا۔ ہم اسے مصائب سے نجات بخشیں گے اور ایسی ایسی جگہ سے رزق دیں گے۔ کہ جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسراً (سورۂ طلاق رکوع ۱) یعنے ہم متقی کے لئے آسانیاں پیدا کریں گے۔ اور اسے سکھ پہنچائیں گے۔ تو گویا اللہ تعالےٰ یہ ضمانت دیتا ہے۔ کہ مصائب سے نجات کشائش رزق اور زندگی کا سکھ اور اسی قسم کی دوسری آسانیاں متقی کا حق ہیں۔ اس سے زیادہ بدبختی کیا ہوگی کہ اللہ تعالےٰ تو کشائش رزق اور چین و آرام کی ضمانت دے۔ لیکن انسان پھر بھی تقوےٰ اختیار نہ کرے۔ اور ناجائز ذرائع سے دولت کما کر دنیا میں فسادِ عظیم کی بنیاد ڈالنے کا موجب بنے:۔

اس ضمن میں یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ بعض لوگ حرص کی فتنہ سامانیوں اور ناجائز ذرائع کی مضرت رسانیوں سے تو باخبر ہوتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات اصل امر کا امتیاز ان کی نظر سے اوجھل رہتا ہے۔ کہ کسبِ مال کا کونسا ذریعہ جائز ہے اور کونسا ناجائز۔ یا یہ کہ کون کونسا مال حلال کی فہرست میں آتا ہے۔ اور کونسا حرام کی فہرست میں۔ حلال و حرام کی تعریف ان کے ذہن میں اس قدر مبہم ہوتی ہے۔ کہ وہ عملاً دونوں میں ایسا امتیاز نہیں کر پاتے جیسا کہ فی الواقعہ انہیں کرنا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کی راہ نمائی کے لئے ہم ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی ایک عبارت نقل کر کے اس مضمون کو ختم کرتے ہیں۔ جس سے ہر شعبہ زندگی میں کام کرنے والا شخص معلوم کر سکتا ہے۔ کہ وہ رزقِ حلال پر اکتفا کرنے میں کس حد تک محتاط ہے آپ فرماتے ہیں:۔

”حرام خوری اور مال بالباطل کا کھانا کئی قسم کا ہوتا ہے ایک نوکر اپنے آقا سے پوری تنخواہ لیتا ہے۔ مگر وہ اپنا کام سستی یا غفلت سے آقا کے منشا کے مطابق نہیں کرتا۔ وہ حرام کھاتا ہے۔ ایک دوکاندار یا پیشہ ور خریدار کو دھوکا دیتا ہے۔ اسے چیز کم یا کھوٹی حوالے کرتا ہے۔ اور مول پورا لیتا ہے . . . . . . تو وہ مال بالباطل کماتا ہے۔ اس کے کاروبار میں ہرگز برکت نہ ہوگی۔ پھر ایک شخص محنت اور مشقت سے مال کماتا ہے۔ مگر دوسرا ظلم یعنے رشوت اور دھوکہ فریب سے اس سے لینا چاہتا ہے۔ وہ بھی مال بالباطل لیتا ہے۔ ایک طبیب ہے اس کے پاس مریض آتا ہے اور محنت و مشقت سے اس نے جو کمائی کی ہے۔ اس میں سے بطور نذرانہ کے طبیب کو دیتا ہے۔ یا ایک عطار سے وہ دوا خریدتا ہے۔ تو اگر طبیب اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ اور تشخیص کے لئے اس کا دل نہیں تڑپتا۔ اور عطار عمدہ دوا نہیں دیتا۔ اور جو کچھ اسے نقد مل گیا اسے غنیمت خیال کرتا ہے۔ یا پرانی دوائیں دیتا ہے۔ کہ جن کی تاثیرات زائل ہو گئی ہیں۔ تو یہ سب مال بالباطل کھانے والے ہیں۔ غرضکہ سب پیشہ ور بلکہ چوڑھے چمار بھی سوچیں کہ کیا وہ اس امر کو پسند کرتے ہیں کہ ان کی ضرورتوں پر ان کو دھوکہ دیا جائے۔ اگر وہ پسند نہیں کرتے تو پھر دوسرے کے ساتھ خود ہی ناجائز حرکت کیوں کرتے ہیں“

(خطبات نور صفحہ ۰۰۰۰۰)

نظم

از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب احمدی

میرا اللہ ہے مرا معبود
وحدہٗ لاشریک ہے لاریب
اس نے بھیجا ہمیں کلام اللہ
دین و دنیا میں رہبرِ کامل
میرے پیارے نبی محمدؐ ہیں
خاتم الانبیاءؐ ہیں آنحضرتؐ
مظہرِ ذاتِ حق دریں عالم
ذات ان کی ہے مجمع البرکات
ہاں خدا نے دیا ہمیں فرماں
میرا اللہ ہے سمیع و کلیم
اولیاء سے کلام کرتا ہے۔
خیرِ امت ہے موردِ انعام
انبیاء کا وجود رحمت ہے

وہی کہتا ہے خود انا الموجود
منکرِ حق ہے کافر و مردود
یعنی قرآں جو ہے ہمیں مودود
جس نے اوہام کر دیئے نابود
وہی احمد ہیں حامد و محمود
رحمتِ حق ہے ان کا پاک وجود
سید الانبیاء محمد بود
اور انوار ان کے لامحدود
بھیجو ہر صبح و شام ان پہ درود
عجل اور بت نہیں میرا مسجود
بابِ نعمت بہ مومناں بکشود
جیسے منعم علیہ تھے صالح و ہود
ایں چنیں رحمتے بما بنمود

انبیاء ماننے میں اے یوسف
درحقیقت ہے خود خدا مقصود

قرآنی معاشرہ

(یا)

اسلامی سوسائٹی

از مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲)

قرآنی معاشرہ کی خصوصیات

قرآن کریم جس معاشرہ کو قائم کرنا چاہتا ہے۔ اس میں جن اعتقادی، تمدنی، اقتصادی اخلاقی اور تربیتی خصوصیات کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ان کی ایک جھلک مندرجہ ذیل امور پر غور کرنے سے نظر آسکتی ہے۔

(۱) توحید۔ قرآنی معاشرہ میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اس کی ذات صفات اور عبادت میں شریک نہیں ٹھہرایا جائیگا۔ کلی طور پر خدا کی توحید کو مدار اعتقاد و عمل قرار دیا جائے گا اور تمام ایمانیات اسکے تابع ہوں گے۔ یا بنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم ہ (لقمان: ۱۳) اے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

(۲) ماں باپ سے حسن سلوک

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (الف) وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا اما یبلغن عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا کریما واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا

(الاسراء: ۲۳-۲۴)

ترجمہ:۔ تیرے رب کا فیصلہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو اور ماں باپ سے حسن سلوک کرو اگر وہ تیری زندگی میں بوڑھے ہو جائیں۔ تو خصوصاً لحاظ رکھو۔ اف تک نہ کہو اور نہ ہی درشتی استعمال کرو بلکہ ہمیشہ عزت و احترام سے بات کرو اور محبت کے ساتھ ان کی اطاعت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو کہ اے خدا! تو ان دونوں پر رحم فرما۔ کیونکہ انہوں نے بچپن میں میری تربیت کی ہے"۔

(ب) فرمایا:۔ ووصینا الانسان بوالدیہ حسنا وان جاھداک لتشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون (العنکبوت: ۸) کہ ہم نے انسان کو تاکیدی حکم دیا ہے کہ اپنے والدین سے عمدہ سلوک کرے ہاں اگر وہ تجھے شرک پر آمادہ کرنا چاہیں تو اس بارے میں ان کی بات نہ مانی جائے میری طرف تم سب لوٹو گے اور میں تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کروں گا۔ (ج) پھر فرمایا ووصینا الانسان بوالدیہ حملتہ امہ وھنا علی وھن وفصالہ فی عامین ان اشکر لی ولوالدیک الی المصیر۔ وان جاھداک علی ان تشرک بی ما لیس لک بہ علم فلا تطعھما وصاحبھما فی الدنیا معروفا واتبع سبیل من اناب الی ثم الی مرجعکم فانبئکم بما کنتم تعملون۔

(لقمان ۱۴-۱۵)

ترجمہ:۔ ہم نے انسان کو ماں باپ سے اچھے سلوک کے لئے وصیت کی ہے۔ اس کی ماں اس کے حمل اور شیرخواری کے دو سال بڑی تکلیف سے گزارتی ہے پس اے انسان! تو میرا بھی شکر کر اور اپنے ماں باپ کا بھی شکر ادا کر۔ میری طرف لوٹنا ہے۔ اگر ماں باپ تجھے نامعلوم باطل معبودوں کو میرے ساتھ شریک ٹھہرانے پر مجبور کریں تو ان کی بات نہ مان۔ مگر دنیاوی معاملات میں بہرحال ان سے اچھا سلوک کرتا رہ اور اعتقادات و اعمال میں ان لوگوں کے راستہ کو اختیار کر جو میری طرف جھکنے والے ہیں۔ تم سب میرے پاس آؤ گے۔ میں تمہیں تمہارے اعمال سے آگاہ کروں گا"

(۳) رشتہ داروں پڑوسیوں اور دیگر لوگوں سے حسن سلوک

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (الف) فآت ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ذلک خیر للذین یریدون وجہ اللہ واولئک ھم المفلحون (الروم: ۳۸) کہ رشتہ داروں کو، مسکینوں کو اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو۔ خدا کی خوشنودی چاہنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے"۔ (ب) وآت ذا القربی حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا (الاسراء: ۲۶) رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دو۔ اسراف اور فضول خرچی نہ کرو"۔

(ج) واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتمی والمسکین والجار ذی القربی والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل وما ملکت ایمانکم ان اللہ لا یحب من کان مختالا فخورا ہ (النساء: ۳۷) کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو، رشتہ داروں یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار پڑوسیوں، اجنبی پڑوسیوں عارضی ساتھیوں مل کر کام کرنیوالوں، مسافروں اور غلاموں و ماتحتوں سے عمدہ اور محسنانہ سلوک کرو اللہ تعالیٰ تکبر اور فخر کرنیوالے کو پسند نہیں کرتا"۔

(د) ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملئکۃ والکتب والنبیین وآتی المال علی حبہ ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ وآتی الزکوۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصبرین فی الباساء والضراء وحین الباس اولئک الذین صدقوا واولئک ھم المتقون (البقرہ: ۱۷۷) کامل نیکی والا وہ شخص ہے۔ جو اللہ پر، قیامت پر، فرشتوں پر، کتاب پر، نبیوں پر ایمان لاتا ہے اور محبت کے باوجود اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں مانگنے والے حاجتمندوں پر اور گردنوں کے آزاد کرانے میں خرچ کرتا ہے۔ پھر وہ نماز پڑھتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے اور ایسے لوگ جب عہد کریں تو اسے پورا کرتے ہیں اور تنگی بیماری اور جنگ کے اوقات میں صبر و حوصلہ سے کام لیتے ہیں۔ یہی سچے مومن اور پورے متقی انسان ہیں"۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اسلامی سوسائٹی میں شامل ہونیوالے افراد کے اعمال و عقائد کا ایک نقشہ پیش فرمایا ہے۔ موخرالذکر آیت میں نیکی کا معیار واضح کر دیا ہے۔ نیک بننے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ انسان کے عقائد درست ہوں۔ اس کے اعمال درست ہوں۔ وہاں یہ بھی لازمی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں پڑوسیوں اور دیگر لوگوں سے عمدہ سلوک کرنیوالا اور ان پر مال خرچ کرنیوالا ہو۔

(۴) یتیموں اور مسکینوں سے سلوک!!

قرآنی معاشرہ میں یتیم کی خبرگیری اور مسکین کی دستگیری پر خاص زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ سوسائٹی کا ضعیف ترین رکن ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (الف) کلا بل لا تکرمون الیتیم ولا تحاضون علی طعام المسکین (الفجر ۱۸) اے قریش! تم لوگ یتیموں کا اکرام نہیں کرتے اور مسکینوں کے کھانے کی ترغیب نہیں دیتے

(ب) فک رقبۃ او اطعام فی یوم ذی مسغبۃ یتیما ذا مقربۃ او مسکینا ذا متربۃ (البلد ۱۳-۱۶) اخلاقی بلندی یہ ہے کہ غلاموں کو آزاد کرایا جائے یا رشتہ دار۔ یتیم اور خاک آلود مسکین کو قحط کے وقت کھانا کھلایا جائے۔

(ج) فذلک الذی یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین (الماعون ۲-۳) یہ منکرین قیامت یتیموں کو دھتکارتے ہیں اور مسکین کے کھانے کے لئے کسی کو ترغیب نہیں دیتے۔

(د) فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر (الضحیٰ: ۹-۱۰) اے مومن تو یتیم سے کسی طرح کی بدسلوکی نہ کر اور مانگنے والے کو مت ڈانٹ۔

(ھ) ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ (الاسراء: ۳۴) یتیم کے مال میں صرف وہی تصرف کرو جس سے اسے فائدہ پہنچے تاکہ اسے بالغ ہو کر اپنا پورا مال مل سکے۔

(و) ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا وسیصلون سعیرا (النساء: ۱۱) جو لوگ ظلم کی راہ سے یتیموں کے مال کھاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں یہ لوگ دوزخ میں جلیں گے۔

(ز) وآتوا الیتمی اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب ولا تاکلوا اموالھم الی اموالکم انہ کان حوبا کبیرا (النساء: ۲) یتیموں کو ان کے مال ادا کرو۔ عمدہ کی بجائے ردی مت دو اور اپنے مالوں کے ساتھ ملاکر ان کے مال مت کھاؤ۔ یہ سخت گناہ ہے

(ح) ویسئلونک عن الیتمی قل اصلاح لھم خیر وان تخالطوھم فاخوانکم (البقرہ: ۲۲۰) کہ تجھ سے سوال کیا جاتا ہے کہ یتیموں کے بارے میں کیا تعلیم ہے تو انہیں بتادے کہ یتیموں کی اصلاح اور بھلائی قوم و ملت کے لئے مفید ہے اور اگر تم ان کو آپس میں بالکل ملالو (یعنی ان کے احساس یتیمی کو مٹا دو) تو وہ بہرحال تمہارے بھائی ہیں"۔

قارئین کرام غور فرمائیں کہ جب مسلم معاشرہ میں یتیموں کی اس طور سے نگہداشت ہو۔ تو کیا اس قوم کی ہلاکت کا کوئی خطرہ ہو سکتا ہے؟ اے کاش کہ مسلمان اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔

(۵) بیویوں کا مقام اور ان سے سلوک

قرآن مجید نے صنف نازک کے حقوق کی پوری پوری نگرانی کی ہے اسلام بیوی کو خاوند کے برابر حقوق دیتا ہے۔ خدا کے قرب کے پانے میں مرد و عورت برابر ہیں۔ تمدنی حقوق میں دو یکساں ہیں۔ ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (البقرہ: ۲۲۸) عورت کے سکنی ورثہ اور مہر کے حقوق قائم کئے گئے ہیں۔ بیشک قرآن مجید نے نکاح کو ایک مقدس رشتہ اور مضبوط میثاق قرار دیا ہے۔ فرمایا جعل بینکم مودۃ ورحمۃ (الروم: ۲۱) اللہ نے تمہارے درمیان محبت اور شفقت کو پیدا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کو تاکید فرمائی وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا

درود شریف کا فلسفہ

(از حافظ محمد سلیمان صاحب مولوی فاضل جامعۃ المبشرین ربوہ)

درود پڑھنے کا حکم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی فانہ من صلی علی مرۃ صلی اللہ علیہ عشرا (سنن نسائی) ترجمہ جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جاتا ہے۔ اور وہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا وہ بخیل ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔

"جو شخص مجھ پر درود اور سلام بھیجتا ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ درود بھیجتا ہے۔ اور اس کے دس گناہ معاف کرتا ہے۔ اور دس نیکیاں اس کے اعمالنامہ میں درج کی جاتی ہیں۔ من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا صلوٰت وسقطت عنہ عشرا خطیات ورفعت لہ عشر درجات۔ یعنی جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اس کے بدلے میں اللہ تعالےٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اور دس گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور دس درجات بلند ہو جاتے ہیں۔

درود کیوں بھیجا جاتا ہے

اب سوال یہ ہے۔ کہ درود کے معنے اللہ تعالےٰ سے طلب رحمت اور استغفار کے ہیں۔ اور خدا کی رحمت [illegible] استغفار تو گنہگاروں اور خطاکاروں کے لئے طلب کیا جاتا ہے۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کا گروہ تو ہر گناہ سے معصوم ہر آلائش سے صاف اور ہر عیب سے پاک ہوتا ہے۔ خصوصًا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو تطہیر اور تزکیہ اور خدا کی عبادت میں وہ مقام حاصل کیا۔ جہاں عبودیت کا مقام ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے آگے الوہیت کا مقام شروع ہو جاتا ہے۔ عبد کے اصلی مقام پر مکمل اترنے والا اگر کوئی فرد بشر دنیا میں موجود ہے۔ تو وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات گرامی ہے۔ جس کی بلند شان بیان کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے قرآن عزیز میں فرمایا۔ دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی کہ یہ نبی ہمارے قریب ہوا۔ پس خدا بھی اس کے قریب ہوا۔ پس ان کے درمیان دو کمانوں جیسا فرق رہ گیا۔ وہ مقدس وجود جس کے لئے تمام کائنات معرض وجود میں آئی۔ اس پر درود بھیجنے کا کیا مطلب۔ اور ہم جیسے گنہگار انسانوں کا درود بھیجنا کہاں اور اس کا اعلیٰ اور بلند مقام کہاں۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

درود بھیجنے کی حکمت

لیکن انسان میں چونکہ نسیان زیادہ پایا جاتا ہے۔ گناہ کا پتلا ہے۔ خدا کے احکام کو بھول جاتا ہے۔ خطاکاریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو جب یہ بندہ ان مقدس وجودوں اور مطہر ہستیوں کا ذکر کرتا ہے۔ تو بہت حد تک امکان ہے۔ کہ ان کے منکرین کے دل میں یہ خیال گزرے گا۔ بلکہ گزرتا ہے۔ کہ جس طرح اس نبی کے ماننے والے گنہگار اور خطاکار ہیں۔ معاذ اللہ اسی طرح اس نبی کا بھی حال ہوگا۔ کیونکہ یہ فطرتی چیز ہے۔ کہ ایک درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسے پھل ہو۔ ایسا ہی درخت ہوتا ہے۔ اور اگر ہم بھی اس کے حلقۂ تعلیم میں داخل ہو گئے۔ تو آخرکار ہمارا بھی وہی حالت ہوگی۔ جو ان کی ہے۔ اسی طرح جب بندہ خدا کو یاد کرے گا۔ کہ دنیا میں ایک ایسا قادر مطلق خدا ہے۔ جو اس کارخانۂ عالم کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ تو دہریہ لوگ یہ سمجھنے لگ جائیں گے۔ کہ جس خدا کے ماننے والوں کا یہ حال ہے۔ تو (معاذ اللہ) اس خدا کا بھی یہی حال ہوگا۔ تو اس خلجان کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ جیسے فرمایا۔ ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔ یقینًا اللہ اور اس کے ملائکہ اس پاک نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی اس نبی پر درود اور سلام بھیجو۔ تو اس میں حکمت یہ ہے۔ کہ اے اللہ اس نبی کا وجود تو ہر گناہ سے پاک ہے۔ یہ ہر عیب سے معصوم ہے۔ ہر خطا سے منزہ ہے۔ اور طاہر ہے۔ خود طاہر ہی نہیں بلکہ مطہر بھی ہے۔ لوگوں کو بھی پاک کرنے والا ہے۔ اور میں اس نبی کا نام اس کے مخالفوں کے سامنے لے رہا ہوں۔ یا اللہ میری ان برائیوں اور معاصی کی وجہ سے اس پاک نبی کی پاک شان پر کوئی دھبہ نہ لگے۔ اور میری خطاکاریوں کی وجہ سے اس نبی کی اعلیٰ تعلیم پر اثر نہ پڑے۔ اور میری ان نافرمانیوں کی وجہ سے اس مطہر وجود کو لوگوں میں بدنام نہ کر۔ اسی طرح باقی اور تمام انبیاء علیہم السلام کا گروہ ہر ایک عیب سے منزہ ہے۔ تو چونکہ میں ان کا نام لیتا ہوں۔ میرے یہ عیوب ان کی خوبیوں پر ان کے منکرین کے قلوب پر اثر انداز نہ ہوں۔ اور میری وجہ سے انبیاء کو منکرین کے حلقۂ اثر میں بدنام نہ کر میرے عیوب سے متاثر ہو کر منکرین انبیاءؑ کی خوبیوں سے انکار نہ کریں۔

چونکہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنے کسی ذاتی مقصد کے لئے دنیا میں نہیں آتے۔ بلکہ خدا کی توحید اور اس کی پاک وحی لوگوں کو سنانے کے لئے آتے ہیں۔ ان کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ دنیا میں ان کا نام لیا جائے۔

بلکہ ان کا یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں خدا کا نام بلند ہو۔ اور اس کی توحید قائم ہو۔ اور اسی کی تعلیم رائج ہو۔ اور اسی کی عظمت کا سکہ لوگوں کے قلوب میں بٹھایا جائے۔ تو جب انسان ان انبیاء علیہم السلام کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور ان پر درود بھیجتا ہے۔ جن کو بالفاظ دیگر یوں تعبیر کرنا چاہیئے۔ کہ ان کا وجود در حقیقت ان کا اپنا وجود نہیں ہوتا۔ بلکہ خدا کا وجود ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی صفات کے مظہر اتم ہوتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کرنا دراصل خدا کی توحید کے لئے اور اس کے دین کے لئے دعا کرنا ہوتا ہے۔ تو جب بندہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ تو اس وقت خدا کی صفت رحمانیت جوش میں آکر فرماتی ہے۔ اے ملائکہ یہ میرا بندہ میرے دین کی خاطر مجھ سے ہی دعا کر رہا ہے۔ سنو میں بھی اس پر رحمت نازل کرتا ہوں۔ جاؤ اور اس کو میری رحمت کی خوشخبری کا پیغام پہنچاؤ۔ اور اس کی ہر کام میں مدد کرو۔

وہ پیکر مقدس جس کی پاکیزگی کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک اور ان کو خود معصومیت اور تطہیر کا سرٹیفکیٹ دیا ہے۔ ویطھرکم تطھیرا۔ تو پھر ان کے لئے باری تعالیٰ سے درود اور رحمت طلب کرنا بجز اس کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا۔ کہ اے اللہ جس طرح تو نے ان کو اپنی خاص الخاص رحمت سے نوازا ہے۔ اسی طرح مجھ پر بھی کرم فرما۔ اے ہمارے خدا جس طرح تو نے انبیاء علیہم السلام کو خود راستہ دکھایا۔ اور خود ہی راستے پر چلایا۔ اور منزلِ مقصود تک پہنچا کر ان کو اپنی رضا کی سند دی۔ اسی طرح مجھے بھی اپنا راستہ خود دکھا۔ اور خود ہی صراطِ مستقیم پر چلا۔ اور راستہ میں ڈاکوؤں اور رہزنوں سے محفوظ رکھ اور منزلِ مقصود پر پہنچا کر اپنی رضا اور کامیابی اور گناہوں سے معافی کی سند عطا فرما۔ آمین۔ ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے بغیر بھی لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھلانے پر قدرت کاملہ رکھتا تھا۔ یعنی انبیاء علیہم السلام کے بغیر بھی لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھانے پر قدرت کاملہ رکھتا تھا۔ لیکن انبیاء علیہم السلام اور خاص طور سے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بطور اسوہ حسنہ اور استاد کے بھیجا ہے۔ کہ اے لوگو تم دنیا میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نقشِ قدم پر نہ چلو۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم۔

اللہ تعالیٰ بغیر درود کے بھی اپنی رحمت کی بارش برسا سکتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ اس نے درود کا حکم اس لئے دیا ہے۔

(۱) کہ تم اپنے محسن کے احسان کو مدنظر رکھ کر ان جیسے عمل کرنے کی کوشش کرو۔ (۲) اور جب تم خدا سے کوئی دعا کرنے لگو۔ تو تمہیں ایک اعلیٰ مقصد کی دعا کرنی چاہیئے۔ جیسے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک اعلیٰ اور بلند مقام حاصل کیا۔ اسلام میں ہزاروں اور لاکھوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ اسلام نے آپس میں پیار و محبت کے تعلقات کی ایک ایسی مضبوط زنجیر باندھی ہے۔ جس سے انسان کبھی بھی حرکت نہیں کر سکتا۔ اور جس کو توڑنا ہوا میں گرہ دینے کے مترادف ہے۔ کہ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ نے انسان کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ تم اپنے نبی پر درود بھیجو۔ اور اس درود بھیجنے میں انسان کے دل میں جتنی جتنی اس نبی کی محبت بڑھے گی۔ اتنا وہ درود زیادہ بھیجے گا۔ اور دوسری طرف اللہ صادق الوعد نے یہ وعدہ فرمایا ہے۔ کہ میں اس درود بھیجنے والے پر دس گنا زیادہ درود بھیجوں گا۔ فقط درود پر ہی اکتفا نہیں کروں گا۔ بلکہ دس گناہ معاف کر کے اس کے درجات بھی بلند کروں گا۔ سبحان اللہ کیا ہی پیارا مذہب ہے۔ کہ جتنا جتنا انسان اس نبیؐ کو یاد کرے گا۔ اتنا ہی خدا اس کو اپنے قریب کرلیگا۔ اور یہ ایک ایسا غیر متناہی سلسلہ چلے گا۔ جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آئے گا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ انسان کو ایک ایسے مقام پر لے آئیگا۔ جس کا نقشہ ایک شاعر نے یوں کھینچا ہے:۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کیا ہی خوش قسمت وہ انسان ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالےٰ اپنے عرش سے اپنے مقربین ملائکہ کو حکم دیتا ہے۔ کہ اے ملائکہ فلاں بندہ نے میرے حبیب کے لئے مجھ سے رحمت طلب کی ہے۔ میں بھی اس پر رحمت نازل کرتا ہوں۔ تم بھی اس پر رحمت بھیجو۔ پس آؤ ہم تمام مل کر اس خاتم النبیین پر جس نے اپنی عزیز راتوں میں سونا اپنی امت کے لئے قربان کردیا۔ اور جس نے اللہ تعالےٰ کے حضور سجدہ کرتے ہوئے رو رو کر اپنی امت کے لئے دعائیں کیں۔ اور جس نے امت کے ہر آرام اور مفاد کو اپنے آرام اور مفاد پر مقدم کیا۔ اس پر ہر وقت ہر آن اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے درود اور سلام بھیجتے رہیں۔ ؎

یارب صل علی نبیک دائما
فی ھذہ الدنیا وبعث ثانی

(محمد سلیمان متعلم جامعۃ المبشرین)

اعلان نکاح

میرے دوست مکرم ناصر احمد صاحب ناگوری زعیم حلقہ صدر کراچی کا عقد مورخہ ۱۲/۳/۵۳ کو خورشید بیگم بنت نظام الدین صاحب ظفر وال ضلع سیالکوٹ سے بعوض مہر ۲۰۰/- (دو صد روپیہ) محترم عبد الباری صاحب سیکرٹری امور عامہ نے پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک ہو۔ والسلام

خواجہ سعید احمد بٹ زعیم حلقہ لی مارکیٹ کراچی

محترم شیخ مظفر الدین صاحب

(از مکرم قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعت ہائے صوبہ سرحد)

محترم الحاج شیخ مظفر الدین صاحب احمدی خلف الصدق حضرت شیخ تاج الدین صاحب آف لاہور رضی اللہ عنہ۔ محترم شیخ صاحب جماعت احمدیہ پشاور کے امیر اور روح رواں تھے۔ آپ عرصہ تیس سال سے پشاور میں بسلسلہ تجارت مقیم تھے۔ آپ امپیریل الیکٹرک سٹور کے مالک تھے۔ آپ جلسہ سالانہ مقام ربوہ ضلع جھنگ میں شاید ۲۵ دسمبر کو پہنچے۔ ۲۸ تک جلسہ میں شریک رہے ۲۹ دسمبر کو لاہور تشریف لے گئے۔ آپ کی معیت میں ان کا فرزند شیخ نور الدین بھی تھا۔ لاہور پہنچکر آپ کے دل پر مرض کا حملہ ہوا۔ اس سے قبل آپ مرض ذیابیطس کے مریض تھے۔ آپ میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہوئے۔ دوبارہ حملہ ہوا۔ آپ نے پشاور سے اپنے عیال و اطفال منگوائے۔ تیسرا حملہ ایسا ہوا۔ کہ آپ جانبر نہ ہو سکے۔ اور لاہور میں ہی آپ نے ۶ جنوری ۱۹۵۵ء کو انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی نعش پشاور لائی گئی، اور دوسرے دن ۷ جنوری کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ کا مدفن قبرستان احمدیہ پشاور میں ہے۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

آپ کی عمر عند الوفات قریباً ۶۲ یا ۶۳ سال ہو گی۔ غالباً آپ ۱۸۹۱ء کے قریب تولد ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ تاج الدین آف لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص صحابی تھے۔ ایک تصویر کے گروپ میں آپ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل کو چکے ہیں۔ محترم شیخ صاحب نے اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ تعلیم و تربیت حاصل کی۔ انٹرنس کے بعد آپ نے کالج میں بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی۔ غالباً یہ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وفات کے قریب کا زمانہ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانہ میں آپ نے ملازمت اختیار کی۔ اور بعد از آں ملازمت سرکار آپ ملک عراق پہلی عالمگیر جنگ میں گئے۔ اور چند سال وہاں مقیم رہے۔ آپ نے پہلی شادی لاہور میں اپنی چچا زاد بہن سے کی۔ جس سے صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اور دوسری شادی ملک عراق میں کی۔ جس سے تین لڑکے میاں صلاح الدین۔ میاں نور الدین اور تیسرا جس کا نام اب بھول گیا ہوں اور دو یا تین لڑکیاں پیدا ہوئیں، یہ خاتون چوتھا سال ہے۔ پشاور میں فوت ہوئی۔

محترم شیخ صاحب نے پشاور کی مسجد احمدیہ میں اپنے خرچ سے ساری عمارت میں بجلی کی فٹنگ کی، اور سب سامان گلوب و بلب مفت دیا۔ اور خطبہ کے واسطے آلہ نشر الصوت کا سب سامان دیا۔ اور مسجد زنانہ میں اپنے خرچ سے دریاں خرید دیں طرسون خانم عراقی بیوی کی وفات پر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز پشاور صدر میں خاکسار کی تحریک سے زنانہ مسجد کا کمرہ ۲۵×۱۲ اپنے خرچ سے بنوایا۔ اور قریباً ڈھائی ہزار روپیہ اس پر خرچ ہوا۔ یہ طرسون خانم کی یادگار میں بنائی گئی۔ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں ہر کمرہ کے واسطے۔ ہری پور سنٹرل جیل میں ۹ دریاں ۲½×۲۵ فٹ بطور صفوف نماز بنوائیں اور قریباً مبلغ چھ سو روپیہ خرچ ہوا۔ الغرض نیکی کے تمام امور میں محترم شیخ صاحب پیش پیش تھے۔ اور سابق بالخیرات۔

اللّٰھم اغفرہ وارحمہ وارفعہ

ان کے وفات کے ایام میں کئی دنوں سے لگاتار موسلا دھار مینہ برس رہا تھا۔ اور آپ کی نعش بارش میں پشاور پہنچی۔ اور بارش میں ہی سپرد خاک ہوئی۔

محترمہ طرسون خانم کی وفات کے بعد محترم شیخ صاحب نے میر زاعمر خطاب خاں صاحب احمدی ساکن شب قدر ضلع پشاور کی دوسری لڑکی سے شادی ہوئی۔ جس سے ایک لڑکا میاں جمال الدین عمر قریباً دو سال اور ایک لڑکی عمر قریباً چھ ماہ یادگار رہ گئے۔ محترم شیخ صاحب کے شادی کے ایک سال بعد ان کے خسر عمر خطاب خاں صاحب فوت ہوئے۔ اور ان کا ایک فرزند میر آفتاب رہ گیا۔ اور ایک لڑکی جو میری تحریک سے بعض ضروری وجوہ کی بنا پر شب قدر سے پشاور آ گئے۔ اور مسجد احمدیہ پشاور کے مکان میں سکونت پذیر ہو گئے۔ لڑکا اور لڑکی تعلیم پا رہے ہیں۔ اور محترم شیخ صاحب ان کی امداد فرماتے رہے۔

موت حق ہے ہم سب نے مرنا ہے۔ مگر بعض افراد کی موت سے بہتوں کو ناقابل تلافی صدمہ پہنچ جاتا ہے۔ جن میں سے ایک محترم شیخ صاحب کی موجودہ بیوہ ہے۔ جس کی شادی کو بمشکل تین سال ہوئے تھے۔

خدا کرے محترم شیخ صاحب کی اولاد باہم اتفاق سے رہے۔ اور اپنی بیوہ والدہ کی خبر گیری اور خورد سال بھائی جمال الدین اور بہن کی معیت میں اخلاص سے حصہ لے سکے۔ اور ان کے حقوق کا خیال مقدم رکھے۔

جماعت احمدیہ پشاور کے تمام افراد اور خاص کر خاکسار بحیثیت امیر جماعت ان کے خاندان کے ہر فرد سے دلی ہمدردی رکھتا ہے۔ ان کے دین و دنیا کی بہتری کے واسطے دست بدعا ہیں۔ احباب جماعت سے استدعا ہے نماز جنازہ و دعائے مغفرت کی جاتی ہے۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد۔

احباب سلسلہ کے فائدے کی تجویز

بعض دوست اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے روپیہ جمع کرتے ہیں۔ کہ جب وہ کسی خاص عمر کو پہنچ جائیں۔ یا کوئی خاص امتحان پاس کر لیں۔ تو آئندہ تعلیم کے لئے ان کو کوئی رقم ماہوار یا یکمشت خرچ کے لئے دی جائے۔ ایسا ہی بعض دوست مکان بنوانے یا شادی وغیرہ کے اخراجات کے لئے رقم جمع کرتے ہیں۔ جو آئندہ ضرورت کے وقت خرچ کی جا سکے۔ ایسے دوستوں کی سہولت کے لئے امانت تحریک جدید میں انتظام کیا گیا ہے۔ کہ وہ یکمشت یا ماہوار کوئی رقم امانت تحریک جدید میں جمع کراتے رہیں۔ اور جب چاہیں یکمشت یا بااقساط واپس لے لیں۔ یا ان کی ہدایت کے مطابق دفتر امانت ادا کرتا رہے۔ امید ہے۔ دوست اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (افسر امانت تحریک جدید)

احمدی ڈاکٹر و حکماء صاحبان کی توجہ کے لئے

جملہ احمدی ڈاکٹر و اطبا صاحبان مجھے اپنے مفصل پتوں سے اطلاع دیں نیز اس امر کی بھی وضاحت کریں۔ کہ آیا وہ سرکاری ملازمت میں ہیں۔ یا نجی طور پر اپنا کام کر رہے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

قرآنی معاشرہ

(بقیہ صفحہ ۳)

کہ اپنی بیویوں سے نہایت محبت کا سلوک کرو۔ اگر ان کی کوئی بات ناپسند بھی ہو۔ تو بھی یاد رکھو۔ کہ ممکن ہے۔ کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو۔ اور اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت پیدا کر دے۔ بیویوں کو تاکید فرمائی۔ فالصالحات قانتات حافظات للغیب بما حفظ اللّٰہ (النساء ع ۳) کہ اچھی بیویاں وہ ہیں۔ جو خوش دلی سے بات ماننے والی ہوں۔ اور غائبانہ طور پر بھی خاوندوں کے اموال اور حقوق کی حفاظت کرتی ہوں۔ پھر قرآن مجید نے نہایت لطیف پیرایہ میں ایک ہی جامع فقرہ میں ازدواجی زندگی کا نچوڑ بیان کر دیا۔ فرمایا ھنّ لباسٌ لکم وانتم لباسٌ لھنّ۔ (بقرہ ۱۸۷) تمہاری بیویاں تمہارا لباس ہیں۔ اور تم اپنی بیویوں کا لباس ہو۔

قرآنی معاشرہ میں مذہبی آزادی

قرآن مجید ہر انسان کو فکر عقیدہ اور عمل کی آزادی دیتا ہے۔ سب اہل مذاہب کے معابد کی حفاظت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(الف) لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغیّ (بقرہ ۲۵۶) مذہب میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ کیونکہ بلحاظ دلائل حق و باطل میں کھلا کھلا امتیاز ہو چکا ہے۔ (ب) وان احدٌ من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللّٰہ ثم ابلغہ مامنہٗ ذالک بانھم قوم لا یعلمون۔ (توبہ ع ۶) اگر کوئی مشرک تمہارے پاس آئے، تو اسے اپنے پاس پناہ دو۔ یہاں تک کہ وہ کلام الٰہی سن لے۔ پھر اسے اس کی امن کی جگہ پر پہنچاؤ۔ کیونکہ یہ لوگ اسلام سے ناواقف ہیں۔ (ج) ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن (العنکبوت ع ۵) اہل کتاب سے مذہبی گفتگو میں نہایت اچھا رویہ اختیار کرو۔ (د) ولولا دفع اللّٰہ الناس بعضھم ببعض لھدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیھا اسم اللّٰہ کثیراً۔ ولینصرن اللّٰہ من ینصرہٗ۔ ان اللّٰہ لقوی عزیز۔ (الحج ع ۶) اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعہ ظالموں کے ہاتھ نہ روکتا۔ تو یہودیوں کی عبادت گاہیں عیسائیوں کے گرجے۔ دوسری قوم کے معابد اور مسلمانوں کی مساجد گرا دی جاتیں۔ اور محفوظ نہ رہ سکتیں۔ حالانکہ ان میں اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے مددگاروں کی نصرت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قوت اور غلبہ والا ہے۔"

قرآنی معاشرہ میں اقتصادی توازن

قرآن مجید نے سود کو حرام قرار دیا۔ جوا بازی کو ناجائز ٹھیرایا۔ ورثہ کے احکام جاری فرمائے۔ صدقات کی ترغیب دی۔ اور زکوٰۃ کو فرض ٹھہرایا۔ تاکہ اسلامی معاشرہ میں غیر طبعی طور پر انجماد ثروت نہ ہو۔ اموال غنیمت کی تقسیم کے موقع پر اس کی حکمت کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم (الحشر) کے الفاظ میں بیان فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجارت کا حکم دیا۔ اور اس کے لئے شرعی حدود مقرر فرمائے اور پھر فرمایا۔ یایھا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم ولا تقتلوا انفسکم ان اللّٰہ کان بکم رحیما۔ (النساء ۲۹) اے مومنو! آپس میں کسی کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔ ہاں باہمی رضامندی سے تجارت کرو۔ اپنے بھائیوں کو قتل نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرنیوالا ہے"

یاد رہے کہ اقتصادی توازن کو برباد کرنے والی چیز سرمایہ داری ہے۔ سرمایہ دار اپنے خزانہ پر سانپ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللّٰہ فبشرھم بعذاب الیم۔ (التوبہ ۔ ۳۴) کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے رہتے ہیں۔ اور انہیں اللہ کے مقررہ راستے میں خرچ نہیں کرتے۔ انہیں دردناک عذاب کی اطلاع دے دو" پس اسلام اپنی روح اور اپنے الفاظ میں سرمایہ داری کے خلاف ہے۔ اور قرآنی معاشرہ میں اقتصادی بحران پیدا ہونے کی کوئی جا نہ

(بشکریہ الفرقان)

جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہتا اور کلمہ پڑھتا ہے اسے ہر حالت میں مسلمان تسلیم کرنا چاہیئے

اگر پاکستان کو ایک زندہ قوم کی حیثیت دینی ہے تو میری رائے میں اس مسئلہ کا واحد حل یہی ہے

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں حکومت پنجاب کے سابق چیف سیکرٹری حافظ عبدالمجید کا بیان

لاہور ۵ جنوری: حافظ عبدالمجید سابق چیف سیکرٹری پنجاب نے فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ جو مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔ اسے ہر حالت میں مسلمان تسلیم کرنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ اگر پاکستان کو ایک زندہ قوم کی حیثیت دینی ہے۔ تو میری رائے میں اس مسئلے کا واحد حل یہی ہے۔

عدالت نے حکم دیا۔ کہ حافظ عبدالمجید نے مسٹر ابراہیم علی چشتی کی ہینلس کارپس درخواست پر جو حکم لکھا ہے۔ وہ سے تحقیقاتی عدالت کی فائیل میں منتقل کر دیا جائے۔

حافظ صاحب نے کہا۔ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھتا ہے اسے مسلمان تسلیم کرنا چاہیئے۔ جو شخص کلمہ گو لوگوں اور اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں میں تفرقہ ڈالتا ہے اس کا یہ اقدام سماج دشمنی کے مترادف ہے۔

حافظ عبدالمجید نے کہا۔ میں تحقیقاتی عدالت میں زیر بحث آنے والے امور کے باب میں تحریری بیان پہلے ہی داخل کر چکا ہوں۔

س:۔ آپ نے اپنے تحریری بیان میں کہا ہے کہ صوبائی حکام نے فسادات روکنے کے لئے کوئی نظریاتی کوشش نہ کی۔ ازراہ کرم بتائیں۔ کہ آپ نے کن صوبائی حکام کا ذکر کیا ہے اور انہیں کونسی خاص کوشش کرنی چاہیئے تھی؟

ج:۔ صوبائی حکام سے میری مراد صوبائی حکومت اور صوبہ میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈر تھے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ انہیں کونسا نظریاتی اقدام کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن مجھے اس حقیقت کا علم ہے۔ کہ ان میں سے کسی نے بھی کوئی قدم نہ اٹھایا

س:۔ کیا آپ کے ذہن میں کوئی ایسا خاص نظریاتی اقدام تھا جو آپ کی رائے میں تحریک کا زور دور کرنے کیلئے اختیار کیا جانا چاہیئے تھا؟

ج:۔ اس بارے میں میرے بعض ذاتی نظریات ہیں۔ اور میں قطعی طور پر یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ اسے مسلمان تصور کرنا چاہیئے اگر پاکستان کو ایک زندہ قوم رہنا ہے۔ تو میری رائے میں مسئلہ کا یہی واحد حل ہے۔ اسی رائے کو دوسرے الفاظ میں اس طرح پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ جو شخص کلمہ طیبہ پڑھے اسے مسلمان سمجھنا چاہیئے۔ کلمہ گو افراد اور مسلمان ہونے کے مدعیوں کے درمیان خلیج حائل کرنا معاشرہ کی دشمنی پر مبنی اقدام ہے

حافظ عبدالمجید نے کہا۔ میری موجودگی میں فوج اور سول حکام کے درمیان تعاون کی کوئی واضح سکیم نہ کبھی زیر بحث آئی۔ اور نہ اس سلسلے میں کوئی فیصلہ ہوا جب یہ پوچھا گیا۔ کہ آیا فوج سے یہ توقع کی گئی تھی کہ وہ آزادانہ طور پر کارروائی کرے گی۔ تو گواہ نے کہا۔ قانون کے تحت فوج کو ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ برآ ہونا ہی پڑتا ہے۔ اور اسے قانون کے مطابق کارروائی کرنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی۔ مجھے ایسی کسی ہدایت کا علم نہیں کہ فوج کو سول حکام کی امداد کے لئے کارروائی کرنے کو کہا گیا ہو۔

س:۔ کیا فوج کی طرف سے سول حکام کے لئے ایسی تحریری ہدایات موجود ہیں؟

ج:۔ مجھے اس موضوع پر کسی تحریری ہدایت کا علم نہیں چنانچہ دوسری وجوہ میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے۔ جس کی بناء پر میں نے اپنے تحریری بیان میں اس مسئلہ کا ذکر کیا۔ میں نے ہدایات پر مشتمل ایک پمفلٹ دیکھا ہے۔ لیکن ان ہدایات میں ضروری ہم آہنگی پیدا کرنے کے طریق کار کی تفصیلات موجود نہیں۔

س:۔ ازراہ کرم آپ گورنمنٹ ہاؤس میں ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کو کابینہ کے اجلاس میں ہونے والے فیصلے سے ۳ اور ۴ دیکھ کر بتائیں۔ ان میں فوج کو آزادانہ طور پر کارروائی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے؟

ج:۔ ان فیصلوں کے باوجود میرا خیال ہے۔ کہ یہ فوج کو ایسی صورت حال میں ذمہ داری سے سبکدوش نہیں کرتے جب بالخصوص پولیس کی عدم موجودگی میں، فوجی کارروائی ضروری ہو۔

س:۔ فوج کا کہنا ہے۔ کہ ان فیصلوں کے تحت اسے صرف اس صورت میں کارروائی کرنی تھی۔ جب شہری حکام ان سے کہیں اور یہ کہ فوج آزادانہ کارروائی نہیں کر سکتی تھی کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے؟

ج:۔ جی نہیں۔ فیصلے ۵ مارچ کو ہوئے۔ اس تاریخ سے پہلے جو کچھ ہوا اسے بھی نظر میں رکھنا ضروری تھا۔ یہ فیصلے اس امر کی کوشش تھے۔ کہ جب قانون کی قوت نافذہ فوج اور پولیس دونوں صورتوں میں موجود ہو۔ تو ان سے کام لینے کا کیا طریق اختیار کیا جائے

س:۔ ۵ مارچ کے اجلاس میں جن انتظامات کا فیصلہ ہوا۔ کیا ان کے ریکارڈ میں اس امر کا ذکر ہوا تھا۔ کہ پولیس کے گشتی دستوں کے ساتھ مجسٹریٹ موجود ہیں؟ کیا فوج تنہا گشت کر سکتی تھی۔ یعنی کیا وہ پولیس کے گشتی دستوں اور مجسٹریٹوں کے بغیر یہ کام کر سکتی تھی؟

ج:۔ جہاں تک پولیس کے گشتی دستوں کے ساتھ مجسٹریٹوں کے جانے کا تعلق ہے۔ یہ فیصلے خاموش ہیں۔ لیکن اس معاملے میں غالباً عام دستور پر عمل ہونا تھا۔ دستور یہ ہے۔ کہ پولیس کے انتظامات کی عمومی ذمہ داری ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پر ہوتی ہے اور جہاں ضرورت پڑے اس کا ایک نائب حتی الامکان پولیس کی مدد کرتا ہے۔

حافظ عبدالمجید نے کہا۔ یہ فیصلے اس بارے میں خاموش ہیں۔ کہ فوج پولیس اور مجسٹریٹوں کے بغیر تنہا گشت کر سکتی ہے یا نہیں۔ میں ان فیصلوں کا مطلب یہ سمجھتا ہوں۔ کہ فوج تنہا گشت کرنے میں بھی آزاد تھی اور پولیس یا مجسٹریٹوں کے ساتھ جانے میں بھی اسے کوئی امر مانع نہیں تھا۔

س:۔ آپ نے یہ خیال کیسے کیا۔ کہ فوج پولیس کی اعانت کرنے میں پر جوش نظر نہیں آتی تھی اور مارشل لاء نافذ کرنا چاہتی تھی۔

ج:۔ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ فوج ۵ مارچ کو مارشل لاء کا نفاذ چاہتی تھی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ شہری حکام سے کسی قسم کی مداخلت کے بغیر صورت حال پر قابو پانے کا اختیار چاہتی تھی۔ درحقیقت یہ سارا اجلاس اور سارے فیصلوں کا رجحان شہری حکام کے اس تاثر پر مبنی تھا۔ معاملہ کا یہ پہلو اجلاس میں شرکت کرنے والے تمام افراد پر واضح تھا

س:۔ لیکن آپ نے یہ کہا ہے۔ کہ فوج پولیس کی اعانت کرنے میں پرجوش نظر نہیں آتی تھی۔ یہ تاثر آپ نے کس بات سے لیا؟

ج:۔ یہ متفقہ تاثر تھا۔ جو گورنر۔ وزیراعلیٰ۔ ہوم سیکرٹری انسپکٹر جنرل پولیس اور خود میں نے یکم، ۲، ۳ اور ۴ مارچ کے ان حالات سے لیا۔ جن کا مشاہدہ ہم نے کیا۔ یہ تاثر ہم نے ان باتوں سے بھی لیا جو ہم نے مذاکرات کے دوران میں فوجی افسروں سے سنیں۔ یہ ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ وہ اس پوزیشن کو اختیار کرنے میں ہچکچاہٹ سے کام لے رہے ہیں کہ وہ ہر بار جیسے وہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس کہتے ہیں۔ ان کے باتوں کا کام نذر بن جائے۔ اگرچہ فوج والے شہری حکام کے ماتحت نہیں تھے تاہم ان کا خیال تھا۔ کہ کنٹرول فوج کا ہونا چاہیئے ۵ مارچ کے اجلاس کی ضرورت کسی حد تک شہری حکام کے انہی تاثرات کی وجہ سے تھی۔ تاہم ان فیصلوں کو ٹھیک طرح آزمایا ہی نہیں گیا۔

س:۔ کیا فوج کی عدم اعانت کی مثالیں آپ کے علم میں لائی گئیں؟

ج:۔ میں نے صرف یہ کہا ہے۔ کہ فوجی حکام نے ادھر ادھر گشت کرنے کے سوا کوئی کارروائی نہیں کی۔ اگر وہ صورت حال کسی خاص نوعیت کی کارروائی کا تقاضہ کر رہی تھی۔ اور فوجی افسروں کا خیال تھا کہ شہری حکام اس کے متعلق موثر تدابیر اختیار نہیں کر رہے۔ تو یہ افسر ہمیں تجاویز پیش کر سکتے تھے۔ کہ ہمیں جو کچھ کرنا تھا۔ انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی تھی۔ ان تمام اختلافات رائے کی بنا یہی تاثر تھا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اس تاثر کی وجہ تجربہ کی کمی یا ضروری مشترک تربیت کا فقدان ہو۔ بہرحال یہ حقیقت عیاں تھی۔ کہ دونوں طاقتوں کا مقصد تو ایک ہے۔ تاہم ایک طاقت کے دل میں یہ تاثر تھا کہ دوسری ٹھیک طرح دلچسپی نہیں لے رہی۔

س:۔ کیا ۵ مارچ کی شام کو گورنمنٹ ہاؤس میں کابینہ کا کوئی اجلاس یا کوئی اور کانفرنس ہوئی؟

ج:۔ جی ہاں۔ گورنر کے دفتر میں اجلاس ہوا۔

س:۔ اس اجلاس میں کون کون شریک ہوا؟

ج:۔ اس اجلاس میں تمام وزیروں۔ ہوم سیکرٹری۔ انسپکٹر جنرل پولیس اور اپنی شرکت کے متعلق تو وثوق سے کہہ سکتا ہوں۔ لیکن یہ بات قطعی یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس میں گورنر پنجاب بھی تھے یا نہیں۔ یہ بھی یقین کے ساتھ کہنا میرے لئے دشوار ہے کہ میجر جنرل محمد اعظم خان اس میں شریک ہوئے یا نہیں۔ س:۔ کیا آپ نے اس اجلاس میں ملک حبیب اللہ کو دیکھا؟ ج:۔ میں یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں نے انہیں وہاں دیکھا یا نہیں۔

س:۔ کیا اس اجلاس میں فائرنگ میں ڈھیل دینے (LET-UP) کے متعلق بھی کوئی بات ہوئی۔

ج:۔ اس لفظ (LET-UP) کا ایک بار تو ذکر آیا تھا۔ لیکن فیصلہ اس روز صرف یہ ہوا تھا کہ ہمیں لوگوں کو مشتعل نہیں کرنا چاہیئے مبادا وہ بلوہ کرنے پر اتر آئیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اگلے روز جمعہ تھا اور اس بنا پر خطرہ اور اہمیت لئے ہوئے تھا۔ اس موقف کو درست سمجھا گیا تھا۔ کیونکہ یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ ۵ مارچ کی سہ پہر کو کوئی ملاقات نہیں ہوا۔ لیکن اس بات کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ کہ اگر حالات سخت کارروائی کا تقاضہ بھی کریں۔ تو پھر بھی سختی نہ کی جائے

س:۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ گولی چلانے میں ڈھیل (LET-UP) کا لفظ کس نے استعمال کیا؟

ج:۔ انسپکٹر جنرل پولیس مسٹر انور علی نے۔

س:۔ کیا یہ لفظ انہوں نے تجویز کے طور پر استعمال کیا تھا؟

ج:۔ تجویز یہ تھی۔ کہ فائرنگ میں ڈھیل دی جائے۔

س:۔ جب ۶ مارچ کی اپیل کے مسودہ پر غور ہو رہا تھا تو آپ کہاں تھے؟

ج:۔ میں اس وقت گورنمنٹ ہاؤس ہی میں تھا لیکن اس کمرے میں موجود نہیں تھا۔ جہاں اس مسودے پر غور و خوض ہو رہا تھا۔ حقیقت یہ ہے مجھے اس بات کا علم بھی نہیں تھا۔ کہ کسی مسودے پر غور ہو رہا ہے

س:۔ کیا آپ کا یہ تاثر تھا۔ کہ آپ کو جان بوجھ کر باہر رہنے کا حکم دیا گیا ہے؟

ج:۔ نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ وزراء کو اس امر کا علم ہی نہ ہو سکا ہو کہ میں اس وقت گورنمنٹ ہاؤس میں موجود ہوں۔ تاہم انہیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ میں وہاں تھا کیونکہ ہڑتالی کارکنوں کا سامنا کرنے کے بعد ہوم سیکرٹری اور میں اکٹھے ہی گورنمنٹ ہاؤس آئے تھے ہوم سیکرٹری نے اس واقعہ کی اطلاع وزیروں کو یقیناً دی ہو گی۔

س:۔ کہا گیا ہے۔ کہ بعض ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، خود ہی ہنگامہ خیز جلسوں کی صدارت کرتے رہے۔ کیا ایسا کوئی واقعہ آپ کے علم میں آیا؟

ج:۔ جی۔ نہیں۔

حافظ عبدالمجید نے کہا پولیس نے مجھے کبھی ایسے اقدام

کی اطلاع نہیں دی۔ س:۔ محکمہ اسلامیات سے آپ کا کیا واسطہ تھا؟

ج:۔ محکمہ اسلامیات محکمہ تعلقات عامہ کا ایک حصہ تصور ہوتا تھا۔ اور میں تعلقات عامہ کا ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری تھا۔

س:۔ اس محکمہ کے اغراض و مقاصد کیا تھے؟

ج:۔ ۱۹۵۱ء میں جب اس محکمہ کی از سرنو تشکیل ہوئی تو مقصد یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ غیر متنازعہ فیہ اسلامی معاملات کا علم اور ان پر عمل صوبہ میں بہتر طریق پر ہو سکے۔

س:۔ کیا ان مختلف فرقوں میں احمدی بھی شامل تھے؟

ج:۔ یہ سوال اس وقت پیدا نہیں ہوا۔ میرا خیال ہے۔ احمدی بھی شامل سمجھے گئے تھے۔

س:۔ کیا یہ بات آپ کے علم میں آئی۔ کہ متعدد ایسے مقرر جو محکمہ اسلامیات سے روپیہ وصول کر رہے ہیں۔ احمدیت کے خلاف تقریریں کرتے ہیں۔ اور مجلس عمل کے بھی رکن ہیں؟

ج:۔ مجھے تو اس بات کا بھی علم نہیں۔ کہ سرکاری خرچ پر تقریروں کا انتظام ہو رہا تھا۔ اس لئے یہ بات کسی وقت بھی میرے علم میں نہیں آئی۔ کہ یہ مقرر احمدیوں کے خلاف تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ تاہم میں نے یہ دیکھا کہ تحریک سے تعلق رکھنے والے بعض افراد اسلامیات بورڈ کے رکن ہیں۔

س:۔ کیا تعلیم بالغان کے فنڈ سے آپ کا کوئی واسطہ تھا؟

ج:۔ تعلیم بالغان کی مہم سے بذات خود تو میرا کوئی واسطہ نہیں تھا۔ لیکن چیف سکرٹری ہونے کی حیثیت سے میں ہمیشہ ہر محکمہ سے جس قسم کی دلچسپی چاہوں لے سکتا ہوں۔

س:۔ محکمہ تعلیم کا انچارج کون ہے؟

ج:۔ ڈائرکٹر محکمہ تعلیم

س:۔ کیا یہ چیز آپ کے علم میں آئی تھی۔ کہ بہت بڑی رقم جو تعلیم بالغان کے فنڈ کے لئے وقف تھی "آفاق" "مغربی پاکستان" "زمیندار" اور "احسان" میں تقسیم کر دی گئی۔ حالانکہ یہ پرچے عملی طور پر تحریک کی حمایت کر رہے تھے؟

ج:۔ ہاں۔ لیکن میرا خیال تھا۔ کہ یہ رقم تحریک کو ہوا دینے کے لئے صرف نہیں کی جا رہی تھی۔

س:۔ یہ دیکھنے کے بعد کہ یہ پرچے تحریک کو ہوا دے رہے ہیں۔ آپ نے ان کی مالی امداد سے ہاتھ کیوں نہ کھینچ لیا؟

ج:۔ ایک مخصوص پرچے کو ایک خصوص عرصہ کے لئے مالی امداد دی جاتی تھی۔ اور اس عرصہ میں۔ اس کی امداد روکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ البتہ تازہ مراعات دیتے وقت اس سوال کو اٹھایا جا سکتا تھا۔

س:۔ مسٹر نور احمد نے بیان کیا ہے۔ کہ اخبارات کو دی جانے والی مالی امداد کی نوعیت سیاسی اخراجات کی تھی۔ کیا آپ اس بات سے متفق ہیں؟

ج:۔ میں اس چیز پر اتفاق کروں گا۔ کہ اخراجات سیاسی نوعیت کے تھے۔ لیکن اس سیاست کی وابستگی حکومت کی سیاست سے ہے۔

س:۔ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ اخبارات کے پرچے خریدنے کیلئے جو رقم تعلیم بالغان فنڈ سے جاری کی گئی اس کا اخبارات خریدنے کے فنڈ میں تبدیل کیا جانا صحیح تھا؟ ج:۔ یہ سوال حساب کتاب سے متعلق ہے۔ تعلیم بالغان پر روپیہ صرف کرنے کی وجہ معقول ہے۔ لیکن اس روپیہ سے اخبارات کے پرچے خریدنے کی پسندیدگی کا جہاں تک تعلق ہے۔ وہ بے معنی ہے۔ حکومت پریس سے ایک حد تک ان امور کے متعلق حمایت چاہتی ہے۔ جن میں ایڈمنسٹریشن دلچسپی رکھتی ہو۔ اخبارات کی خریداری پر جو رقم صرف کی گئی ہے۔ وہ حکومت کے مجموعی مصارف کا چھوٹا سا حصہ ہے۔ اور ہمارے حالات کے پیش نظر اس قسم کے اخراجات جائز ہیں۔ یہ اخراجات پبلسٹی کیلئے ہیں۔

س:۔ کیا عوام کی نکتہ چینی کا گلا گھونٹنا اخراجات کا ایک مقصد نہ تھا؟

ج:۔ میرا جواب یہ ہے۔ کہ بنیادی نصب العین عوام کی شدید نکتہ چینی کا گلا گھونٹنا نہیں تھا۔ بلکہ عوام کی حمایت حاصل کرنا تھا۔ صحیح طور پر مہذب اور ترقی یافتہ ممالک میں اس قسم کے سوالات نہیں اٹھتے۔ بلکہ وہیں عوام اچھی چیزوں کی حمایت کرتے ہیں اور بری چیزوں پر آزادانہ نکتہ چینی کرتے ہیں لیکن ہمارے ملک میں صحافت کے میدان میں ہمارا کا تصور سراسر غلط ہے۔

مجلس احرار کے وکیل مسٹر مظہر علی اظہر کی جرح کے جواب میں گواہ نے کہا گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ۲-۳ اور ۴ تاریخ کے واقعات کی وجہ سے ۵ تاریخ کے اجلاس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور وہ اس اجلاس میں ہونے والے فیصلہ سے مطمئن تھے گواہ نے کہا۔ کہ میں اپنے نقطۂ نظر سے مطمئن تھا۔

س:۔ کیا آپ ان ہدایات سے باخبر تھے کہ شہری حکام کی مدد کرتے وقت فوج کے ساتھ مجسٹریٹ ہونا چاہیئے؟

ج:۔ میں اس قسم کی ہدایات سے باخبر نہیں تھا۔

س:۔ کیا یہ چیز آپ کے علم میں تھی۔ کہ ۴ر مارچ ۱۹۵۳ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے صورت حال فوج کو سونپ دینے کا فیصلہ کیا تھا؟

ج:۔ اس قسم کا کوئی فیصلہ میرے علم میں نہیں آیا۔

س:۔ کیا آپ نے فوج کو بتایا۔ کہ اسے آزادانہ طور پر کام کرنا ہوگا؟

ج:۔ ۴ر مارچ کی دوپہر کو کسی فوجی افسر سے اس موضوع پر تبادلۂ خیالات کرتے وقت میں نے ایسا کہا تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب جنرل اعظم خان نے مجھ سے مشورہ چاہا تھا۔ کہ اس ضمن میں کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے ان کو جواب دیا۔ کہ وہ اپنی قوت اور ذمہ داریوں کے متعلق خود جانتے ہیں اب قانون کے مطابق کارروائی کرنا ان کا کام ہے۔ میں خوشی سے انہیں مشورہ دیتا لیکن انہوں نے میری توجہ کسی مسئلہ کی طرف نہ دلائی۔ س:۔ کیا آپ نے ہوم سیکرٹری کا وہ بیان پڑھا ہے۔ جس میں وہ کہتے ہیں۔ کہ ۶ر تاریخ کو ان کی طرف سے بعض تجاویز پیش کی گئی تھیں کیا انہوں نے کوئی تجویز پیش کی تھی؟

ج:۔ جی ہاں۔ لیکن وہ یہ کہنے میں حق بجانب نہیں۔ کہ میں خاموش رہا۔ میں نے اپنے خیال کا اظہار کر دیا تھا۔ کہ ان کی تجاویز بروئے کار نہیں لائی جائیں گی میرے خیال میں احرار یا کسی اور پارٹی کو غیر قانونی جماعت قرار دینے سے جیسا کہ ہوم سیکرٹری کی طرف سے تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس کے ارکان کی غیر قانونی حرکات کو نہیں روکا جا سکتا تھا۔

س:۔ آپ نے ہوم سیکرٹری کی دوسری تجویز کو کہ مولوی باہر نکل آئیں۔ اور لاقانونیت کی مذمت کریں۔ کیوں قابل عمل تصور نہ کیا؟

ج:۔ میں سمجھتا تھا۔ کہ ماحول ایسا قدم اٹھانے کی اجازت نہ دے گا۔ کیونکہ کچھ دن پیشتر ایک مولوی امن و امان قائم کرنے کے لئے اپیل کرنے کی کوشش کر چکا تھا۔

س:۔ وہ کون تھا؟ ج:۔ مولانا مودودی۔

س:۔ آپ نے ہوم سیکرٹری کی تجویز کے مطابق کسی احرار لیڈر یا دوسرے لیڈر کو لاقانونیت کی مذمت میں بیان دینے کو کیوں نہ کہا؟

ج:۔ میرے خیال میں اس کام کے لئے کسی مولوی کا دستیاب ہونا ناممکن تھا۔

س:۔ آپ ہوم سیکرٹری کی چوتھی تجویز سے کیوں نہ متفق ہوئے۔ کہ صورت حال فوج کو سونپ دینی چاہیئے؟

ج:۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ انہوں نے کسی ایسی تجویز پر زور دیا ہو۔ ورنہ اس دن صورت حال پر قابو پانے کیلئے مناسب چیز یہ تھی کہ پہلے سے زیادہ تعداد میں فوج استعمال کی جائے۔ اور لاقانونیت سے نپٹنے کے لئے تشدد کے طریقے برتنے سے گریز نہ کیا جائے۔ گواہ نے اس مرحلے پر رضاکارانہ طور پر ذیل کا جملہ کہا۔ ہوم سیکرٹری نے جو تجاویز پیش کیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ چونکہ یہ بات ان کے مجوزہ حل کا ایک .. تھی۔ اس لئے میں تمام تجاویز سے مجموعی طور پر متفق نہیں ہوا۔

س:۔ کیا یہ چیز آپ کے علم میں لائی گئی تھی۔ کہ

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کا امتیاز دو ماہ کے اندر ختم کر دیا جائیگا

وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی کی پریس کانفرنس

کراچی ۱۹ جنوری۔ وزیر مہاجرین مسٹر شعیب قریشی نے آج شام ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مہاجرین کے طے شدہ اور غیر طے شدہ علاقوں کی تفریق بہت جلد ختم کر دی جائے گی۔ وزارت مہاجرین نے اس سلسلہ میں ایک اسکیم مرتب کر لی ہے اور عنقریب اس پر کابینہ میں غور کیا جائیگا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ سندھ اور کراچی کے لئے متروکہ جائیدادوں کے کسٹوڈین کا تقرر بھی عنقریب عمل میں آئے گا۔ کراچی میں مہاجرین کی آبادکاری کے متعلق حکومت کے اقدامات کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ڈرگ روڈ کالونی میں اب تک تیس ہزار مہاجرین کو آباد کیا جا چکا ہے اور جب یہ کالونی مکمل ہو جائے گی تو اس کی کل آبادی پچاس ہزار ہو گی۔ اس کے علاوہ لانڈھی اور ملیر میں دو مہاجر بستیاں آباد کی جائیں گی۔ جن کے لئے زمین ہموار کرنے کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ زمین ہموار کرنے کے لئے برطانیہ سے جو مشینیں منگائی گئی ہیں وہ ابھی تک نہیں پہنچ سکیں، لیکن اب ہم نے انکا انتظار کرنے کی بجائے حکومت سندھ۔ اور کراچی امپروومنٹ ٹرسٹ سے مشینیں بلڈوزر اور دوسرے انجن طلب کئے ہیں۔ جن کی مدد سے یہ کام بہت جلد شروع کر دیا جائے گا۔ مسٹر شعیب قریشی نے بتایا۔ کہ مہاجر ٹیکس کے ذریعہ نومبر ۵۰ء سے ۲۱ دسمبر ۵۳ء تک کل ۴ کروڑ ۶۳ لاکھ روپے حکومت کو وصول ہوئے ہیں اور حکومت نے مہاجرین کی آبادکاری کے لئے اپنی طرف سے اس میں ۵ کروڑ روپے کی رقم شامل کی ہے کراچی کے لئے اس میں سے ۴ کروڑ روپیہ کی رقم مرکزی حکومت کی طرف سے مخصوص کی گئی ہے۔ لیکن اس شرط پر کہ ۵۱-۵۲ء میں مہاجرین کی آبادکاری پر جو رقم خرچ ہوئی ہے وہ بھی اس میں شامل کی جائیگی انہوں نے بتایا کہ ۵۱ء اور ۵۳ء کے درمیان خرچ ہونے والی جو رقم اس مد میں شامل کی جائیگی وہ ۷۵ لاکھ روپے ہوتی ہے۔ ڈرگ روڈ کالونی کی اسکیم پر خرچ کا کل تخمینہ ۷۵ لاکھ ۴۲ ہزار روپے ہے کالونی میں ۸۰ مربع گز کے ۷۹۳۷ پلاٹ اور ۲۲۴ مربع گز کے ۴۱۳ پلاٹ بنائے گئے ہیں اور حکومت کی منظور شدہ اسکیم کے مطابق اس کالونی میں ۴۱۷ مہاجر خاندانوں کو منتقل کیا جا چکا ہے۔ اور ۹۴۹ خاندان پہلے سے ان پکّے کوارٹروں میں آباد ہیں۔ جو ۵۱ء میں بنائے گئے تھے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر مہاجرین نے بتایا کہ یہ زمین اور کوارٹر مہاجرین کو قسط وار فروخت کے اصول پر الاٹ کئے جا رہے ہیں۔ جن کی قیمت آسان قسطوں میں پانچ یا چھ سال کے اندر اندر وصول کی جائیگی البتہ ایسے لوگوں کی ایک فہرست تیار کی جا رہی ہے جو قیمت ادا کرنے کی بالکل استطاعت نہیں رکھتے ملیر اور لانڈھی میں جو دو بستیاں آباد کی جائیں گی ان میں سے ایک میں پچیس ہزار مہاجرین کو آباد کرنے کی گنجائش ہوگی۔ ڈرگ روڈ میں حکومت کے علاوہ کچھ دوسرے اداروں کی طرف سے بھی مہاجرین کے لئے مکانات تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم کے فنڈ سے سو کوارٹر تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ انجمن خواتین آبادکاری کمیٹی کی طرف سے ۲۵۰ اور انجمن خواتین پاکستان کی جانب سے ۱۲۰ اور موٹر پارٹس ایسوسی ایشن کی جانب سے ۳۰ کوارٹر تعمیر کئے جائیں گے۔ بیگم آغا خاں نے بھی وزیر اعظم کے فنڈ میں ایک لاکھ روپے کا عطیہ دیا ہے جس سے ۱۰۰ کوارٹر بنائے جائیں گے۔ کالونی میں ۱۵ میل لمبی پکی سڑکیں تعمیر کی جا رہی ہیں۔ چونکہ کالونی کا کچھ حصہ نشیب میں ہے۔ اس لئے اس علاقہ کو بارش کے پانی سے بچانے کے لئے برساتی نالوں کی تعمیر کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔ جن پر ۹۴۰۳۱۰ روپے خرچ آئے گا۔ کالونی میں پانی کے ۵۱۶ نل لگائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پانچ ٹرک مکانات پر جا کر پانی فراہم کرتے ہیں۔ بلاک نمبر ۳ میں ۱۱ ہارس پاور کا ایک پمپ لگا دیا گیا ہے۔ اور ایک لاکھ پچاس ہزار گیلن پانی کی ایک ٹنکی بھی تعمیر کی جا رہی ہے کراچی الیکٹرک سپلائی کارپوریشن نے کالونی میں بجلی کی فراہمی کا کام دو ماہ کے اندر اندر مکمل کرنے کا انتظام کیا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے وہاں ایک سب اسٹیشن قائم کیا جا رہا ہے کالونی میں کل ۲۳۶ عام بیت الخلا تعمیر کئے گئے۔ جن کی صفائی کے لئے مہتروں اور ان کے جمعداروں کی ایک بہت بڑی تعداد ملازم رکھی گئی ہے۔ عوام کی طبی ضروریات پوری کرنے کے لئے پانچ شفاخانے کام کر رہے ہیں۔ چھ پرائمری اسکولوں میں تعلیم جاری ہے۔ حکومت نے مہاجرین میں لحاف تقسیم کرنے کے لئے پچاس ہزار روپے کی رقم منظور کی تھی جس سے ۴۸۲۰ لحاف تقسیم کئے جا چکے ہیں۔

مہاجرین کو شہر تک آنے جانے میں سہولت بہم پہنچانے کی غرض سے کالونی کے قریب ایک ریلوے ہالٹ قائم کیا گیا ہے۔ اور کالونی سے کراچی اور لانڈھی تک کرایہ میں بھی مناسب تخفیف کر دی گئی ہے۔ اخباری نمائندوں کے مختلف سوالات کے جواب میں انہوں نے کہا کہ مہاجرین کو جو زمینیں یا مکانات الاٹ کئے جائیں گے وہ انہیں فروخت کرنے یا کسی دوسرے شخص کو کرایہ پر دینے کے مجاز نہیں ہوں گے۔

مڈغاسکر میں سیلاب کی تباہ کاریاں

ڈیڑھ ہزار آدمی بے خانماں سینکڑوں مکان تباہ

مڈغاسکر ۲۰ جنوری۔ جزیرہ مڈغاسکر کا دارالحکومت تناریو سیلاب کی زد میں آ کر ایک تالاب کی شکل میں تبدیل ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ڈیڑھ ہزار آدمی بے خانماں ہو گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ گذشتہ روز دریائے ایکوپا میں طغیانی سے سیلاب کا پانی شہر میں داخل ہو گیا۔ تقریباً تین سو مکانات برباد ہو گئے۔ اور دو آدمی غرق ہو گئے

برما میں ایک سو باغی لیڈروں نے ہتھیار ڈال دیئے

رنگون ۲۰ جنوری۔ برما سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیرن باغیوں کی قوت مدافعت ختم ہو رہی ہے اور امید ہے کہ آئندہ چوبیس گھنٹہ کے اندر کیرن باغیوں کے متعدد بڑے بڑے لیڈر ہتھیار ڈال دیں گے۔ تناسرم کے علاقہ میں ایک باغی لیڈر نے گذشتہ ہفتہ ایک سو ساتھیوں کے ساتھ ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ حال ہی میں ہوائی جہازوں نے کیرن باغیوں کے ہیڈ کوارٹر پر شدید بمباری کی اور ایک سو آٹھ باغیوں کو ہلاک کر دیا۔ امید کی جاتی ہے کہ کیرن باغیوں کے سرکردہ لیڈروں کے ہتھیار ڈالنے پر تناسرم کے علاقہ میں باغیوں کی جلد سرکوبی ہو سکے گی۔

ترکی کے وزیر خارجہ کا بیان

انقرہ ۲۱ جنوری۔ ترکی کے وزیر خارجہ مسٹر فواد کوپرولو نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کے لئے براہ راست بات چیت کریں۔

س:۔ کیا آپ نے انسپکٹر جنرل پولیس یا کسی دوسرے متعلقہ افسر سے بھی کوئی بات کی؟

ج:۔ میں نے کسی سے گفتگو نہیں کی تھی۔ اور نہ یہ دریافت کیا تھا کہ کیا ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ تھی مجھے وزراء کے کمرے کے اندر بلایا گیا تھا۔

س:۔ یہ کس وقت کی بات ہے؟

ج:۔ ساڑھے گیارہ یا بارہ بجے ہوں گے۔ وزیر اعلیٰ کی طرف سے اپیل پہلے ہی جاری کی جا چکی تھی۔ در حقیقت میں نے اپیل اندر جانے سے پہلے دیکھی۔

س:۔ آپ کو اندر کس لئے بلایا گیا تھا؟

ج:۔ مجھے اندر بلانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ اکثر امور کے متعلق مجھ سے تبادلہ خیالات کیا جاتا تھا۔ (باقی آئندہ)

حقیقاتی عدالت کی کارروائی (بقیہ صفحہ ۱)

انسپکٹر جنرل پولیس نے ایس۔ ایس۔ پی کو وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کیا اور کہا۔ عام نوٹس جاری رہنی چاہیے اور ایک بیان عوام کے نام اس بنا پر جاری کیا جانا چاہیے۔ کہ ان کے مطالبات تسلیم کئے جا رہے ہیں؟

ج:۔ وزیر اعلیٰ کی اپیل جاری ہونے سے آدھ گھنٹہ پیشتر میں نے اس قسم کی بات سنی تھی۔ مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ ایس۔ ایس۔ پی نے وزیر اعلیٰ سے کہا۔ کہ صورت حال قابو سے باہر ہے۔ اور صرف اسی طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ کہ ہجوم کے جذبات کو ٹھنڈا کیا جائے۔

س:۔ کیا انسپکٹر جنرل پولیس ہوم سیکرٹری یا کسی وزیر نے اس امر کا اظہار آپ کے سامنے نہیں کیا تھا۔ کہ اپیل کا مسودہ تیار کیا گیا ہے؟

ج:۔ میں ایک کمرے سے دوسرے میں جاتے وقت گورنمنٹ ہاؤس کے برآمدے میں ہوم سیکرٹری سے ملا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا۔ کہ کوئی مسودہ تیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ یہ عوام کے نام اپیل کا مسودہ ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے۔ کہ ٹیلیفون پر بعض کا ذکر کی گئیں۔ اور بعض کراچی سے موصول کی گئی تھیں۔

انہوں نے عدالت سے کہا۔ کہ جب وزراء نے عام اجلاس میں مجھے شامل نہ کیا یا جب مجھے گورنمنٹ کے سیکرٹری کے کمرے میں جانے سے روکا گیا تو میں نے یہ محسوس نہیں کیا۔ کہ مجھے حکومت کی مشینری کا پرزہ تصور نہیں کیا جاتا تھا۔

س:۔ کیا آپ نے محسوس نہیں کیا۔ کہ حکومت کی طرف سے بلا مشورہ کئے جانے کے فیصلے جو مسودہ تیار کیا جا رہا ہے آپ اس سے کوئی دلچسپی رکھتے ہیں؟

ج:۔ اگر میں اس معاملہ میں زیادہ دلچسپی ظاہر کرتا۔ تو ہو سکتا تھا۔ کہ یہ چیز ہوم سیکرٹری کے اس کام میں خلل انداز ہوتی۔ جو ان کو سونپا گیا تھا۔

مسٹر منظور علی اظہر نے جرح جاری رکھتے ہوئے گواہ سے درخواست کی۔ کہ وہ بتائیں۔ کہ دس بجے گورنمنٹ ہاؤس میں ان کی نشست کہاں تھی۔ گواہ نے جواب دیا۔ کہ وہ زیادہ تر وقت برآمدہ میں رہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک بار انہوں نے گورنر سے بات چیت کی اور دوسری بار ایک اور شخص سے جنہیں وہ پہچانتے ہیں۔ مم

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴/۱ کو ابوالمبارک مولوی محمد عبداللہ صاحب نے میری لڑکی عزیزہ جمیلہ پروین کا نکاح ہمراہ محمد عبدالباری ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب سیالکوٹ بعوض مبلغ ساڑھے تین ہزار روپیہ مہر پڑھایا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے اور میری عزیزہ کو اپنے خاص فضل و کرم سے دین و دنیا میں کامیاب فرمائے آمین۔ دعا گو میر محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر پوسٹ ماسٹر ریٹائرڈ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ